باب۔ ۵۲

فضائل صحابہ کرامؓ

[مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّـهِ،وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانًا،(الفتح:۲۹)]

[وَمَن يُطِعِ اللَّـهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّـهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا،(النساء :٦٩)]

حدیث ۳۳۹۲: میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امّت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ جو کوئی انھیں ذلیل کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا تو وہ ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ وہ قیامت تک اسی حالت پر ثابت قدم رہیں گے۔ راوی: معاویہؓ۔

حدیث ۳۳۹۳: آنحضرتؐ نے مجھے ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ میرے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ میں نے اس سے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری میں نے ایک اشرفی کے عوض بیچ دی۔ پھر میں نے ایک بکری اور ایک اشرفی حضورؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد میں مٹی بھی خریدتا تو مجھے اس میں فائدہ ہی ہوتا۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۳۳۹۴، ۳۳۹۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ راویان: ابن عمرؓ اور انسؓ۔ (نوٹ: اسی بات کا تذکرہ اوپر کی حدیث میں حضرت عروہؓ نے بھی کیا ہے۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۳۹۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں۔ بعض لوگوں کے لیے گھوڑے موجب ثواب ہیں۔ جنھوں نے گھوڑے کو خدا کی راہ میں جہاد کی غرض سے رکھا، اور اس نے کسی چراگاہ میں یا کسی باغ میں چرنے کے لیے اسے رسی سے باندھا تو جس قدر یہ رسی دراز ہوگی اسی قدر اس کی نیکیاں اس شخص کو ملیں گی۔ اگر گھوڑا رسی تڑا کر کسی اور باغ میں چلا جائے تو اس کی لید سے باغ کو جو فائدہ ہوگا اس کے لیے بھی اس کا مالک ہی موجب ثواب ہوگا۔ وہ گھوڑا کسی نہر پر جا کر پانی پی لے تو اس کا بھی ثواب اس کے مالک کو ملے گا۔

Siddiqui Publications

بعض لوگوں کے لیے گھوڑے موجب ستر ہیں۔ جو مالداری ظاہر کرنے اور خیرات سے بچنے کے لیے گھوڑا پالیں تو ایسا گھوڑا ان کے لیے موجب ستر ہو گا۔۔ اور بعض گھوڑے لوگوں کے لیے موجب گناہ ہیں۔ وہ جو فخر دکھانے اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے گھوڑا پالیں تو ایسا گھوڑا ان کے لیے موجب گناہ ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۹۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے۔ وہاں کے لوگ پھاوڑے لے کر نکلے۔ جب انھوں نے آپؐ کو دیکھا تو کہا محمدؐ اپنے لشکر کے ساتھ آئے ہیں اور بھاگ کھڑے ہوئے اور جا کر قلعہ میں بند ہو گئے۔ نبی مکرمؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، "اللہ بزرگ و برتر ہے، اللہ بزرگ و برتر ہے، خیبر خراب ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۹۸: میں نے نبی معظمؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے کئی حدیثیں سنی ہیں لیکن میں انھیں بھول گیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تم اپنی چادر پھیلاؤ، تو آپؐ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال دیے، اور فرمایا کہ اس کو اپنے سینے سے مل لو۔ چناں چہ میں نے ایسے ہی کیا۔ اور پھر اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۰ اور حدیث ۱۹۲۰)۔

حدیث ۳۳۹۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب لوگوں کی کثیر تعداد جہاد کرے گی۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو رسول اکرمؐ کی صحبت ملی ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ تو ان کو فتح دے دی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب لوگوں کی کثیر تعداد جہاد کرے گی۔ ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو رسول اکرمؐ کے صحابہؓ کی صحبت ملی ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ تو ان کو فتح دے دی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب لوگوں کی کثیر تعداد جہاد کرے گی۔ ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو صحابہؓ کی صحبت میں بیٹھنے والوں کی صحبت ملی ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ تو ان کو فتح دے دی جائے گی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۰۲)۔

حدیث ۳۴۰۰، ۳۴۰۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ میری امّت میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر اُن لوگوں کا، جو مجھ سے متصل ہوں گے۔ پھر اُن لوگوں کا، جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ پھر ارشاد

Siddiqui Publications

ہوا، تمھارے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دیں گے، اور گواہی سے پہلے (جھوٹی) قسم کھائیں گے۔ وہ خیانت کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذر مانیں گے لیکن انھیں پورا نہیں کریں گے، اور یہ لوگ بہت موٹے ہوں گے۔ راویان: عمران بن حصینؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۳۴۰۲: (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کی پہلے دن کے سفر کی کچھ تفصیل): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۶۹۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۴۰۳: حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ (مدینہ ہجرت کے موقع پر) میں نے غار میں آنحضورؐ سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص ہمیں تلاش کرتے وقت اپنے قدموں کے نیچے نظر کرے تو بے شک وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا، "اے ابو بکر! ہم دونوں کا نگہبان تیسرا ہے، وہ اللہ تعالیٰ ہے"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۴۰۴: رسول اللہ نے خطبہ دیا اور فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو، دنیا اور اس چیز کے درمیان جو خدا کے پاس ہے، اختیار دیا ہے تو بندے نے اس چیز کو پسند کیا جو خدا کے پاس ہے۔ اس پر ابو بکرؓ رونے لگے تو ہمیں تعجب سا ہوا اور ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کے رونے میں کیا بات ہے؟ بعد میں معلوم ہوا وہ کہ وہ اختیار دیا ہوا بندہ رسول معظمؐ ہی تھے۔ حضرت ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "سب لوگوں سے زیادہ اپنی صحبت اور مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔ اگر میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوست بناتا تو وہ بے شک ابو بکر ہوتے۔ آئندہ مسجد میں ابو بکر کے دروازے کے علاوہ کوئی دروازہ ایسا نہ رہے جو بند نہ کیا جائے"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۴۰۵: رسول اکرمؐ کے زمانے میں ہم لوگوں (صحابہؓ) کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے۔ ہم سب میں ابو بکرؓ کو ترجیح دیتے، پھر عمرؓ بن خطاب کو اور پھر عثمان بن عفانؓ کو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۰۶: ارشادِ نبیؐ ہے "اگر میں اپنی امّت سے کسی کو اپنا خلیل (یعنی دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے بھائی اور صحابی ہیں"۔ (آگے اس بارے میں) دوسری روایت میں ہے کہ "لیکن اخوتِ اسلام افضل ہے"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۴۰۷: کوفہ والوں نے ابن زبیرؓ سے دادا کی میراث کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ نے دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔ راوی: عبد اللہ بن ملیکہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۰۸: آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا، "پھر کسی وقت آنا"۔ اس عورت نے عرض کیا اگر میں آؤں اور آپؐ کو (دنیا میں موجود) نہ پاؤں تو پھر؟ حضورؐ نے فرمایا، "مجھے نہ پائے تو تُو ابو بکر کے پاس چلی جانا"۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۳۴۰۹: عمارؓ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابو بکرؓ کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی: وبرہ ہمامؒ۔

حدیث ۳۴۱۰: میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکرؓ اپنی چادر کا کنارہ اُٹھائے ہوئے، جس کے سبب ان کا گھٹنا کھل گیا تھا، پہنچے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، "تمھارے یہ دوست لڑ کر آرہے ہیں"۔ ابو بکرؓ نے بتایا کہ "جی ہاں! میرے اور ابن خطاب کے بیچ کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ میں نے انھیں کچھ سخت کہہ دیا تھا لیکن پھر شرمندہ ہو کر میں نے معافی مانگی لیکن وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اسی لیے میں آپؐ کی خدمت میں التجا لایا ہوں"۔ آپؐ نے تین بار فرمایا، "اے ابو بکر! خدا تمھیں معاف کر دے"۔۔۔ حضرت عمرؓ (بعد میں) بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ اس وقت آنحضورؐ کے پاس بیٹھے ہیں۔ فوراً خود بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں آپؐ کا چہرۂ مبارک متغیر پایا۔ حضورؐ نے دوبار (حضرت عمرؓ سے) فرمایا، "ابو بکر نے اپنے مال و جان سے میری خدمت کی، پس کیا تم میرے دوست کو معاف نہیں کرو گے"؟ اس کے بعد کسی نے حضرت ابو بکرؓ کو کبھی نہیں ستایا۔ راوی: ابو الدرداءؓ۔

حدیث ۳۴۱۱: رسول معظمؐ نے مجھ کو غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ میں اس سے واپس لوٹا تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سوال کیا کہ آپؐ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ فرمایا، "عائشہ کے باپ سے"۔ میں نے عرض کیا، پھر کس سے؟ فرمایا، "عمر سے"۔ اور پھر چند اور نام لیے۔ راوی: عمرو بن العاصؓ۔

حدیث ۳۴۱۲: میں نے نبی اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا۔ چرواہے نے اس بکری کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ تو بھیڑیئے نے اس سے کہا سبع (یعنی قیامت) کے دن بکری کا کون محافظ ہو گا؟۔۔۔ ایک شخص بیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے

Siddiqui Publications

اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا" مجھے اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم مجھ پر سواری کرو بلکہ میں کاشت کاری کے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے یہ واقعات سنے تو کہا۔ "سبحان اللہ"۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا، "میں، ابو بکر اور عمر (بھیڑیے اور بیل کے بات کرنے پر) ایمان لائے ہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۲۳۴)۔

حدیث ۳۴۱۳: آپؐ نے فرمایا کہ "میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ایک ڈول تھا۔ میں نے جس قدر اللہ نے چاہا، اس ڈول سے پانی نکالا۔ پھر ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) نے ڈول لیا۔ انھوں نے ایک دو ڈول پانی کے نکالے۔ خدا ان کی اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر عمر نے اس ڈول کو لیا اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس سے اتنے ڈول پانی کے نکالے کے سب کو سیر اب کر دیا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۸۴)۔

حدیث ۳۴۱۴: ارشادِ نبویؐ ہے "جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو (اپنے جسم پر) لٹکائے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ راوی: عبد اللہ ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۱۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک قسم کی دو چیزیں دے تو اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا کہ "خدا کے بندے، خیر یہاں ہے"۔ جو شخص نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو جہاد کرے گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو شخص صدقہ کرے گا، وہ صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ اور جو شخص روزہ داروں میں سے ہو گا وہ روزے دار کے دروازے سے بلایا جائے گا۔۔۔ حضرت ابو بکرؓ نے دریافت کیا اور جو سب دروازوں سے پکارا جائے؟ فرمایا، اس کو کوئی اندیشہ نہ ہو گا۔ پھر پوچھا، کیا کوئی سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا، "میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۴۱۶: (نبی معظمؐ کے وصال کے اطلاع ملنے پر حضرت ابو بکرؓ مقام سخ سے فوراً واپس لوٹے۔ یہاں پہنچنے کے بعد موقع پر آپ تمام حالات سے جس طرح نبرد آزما ہوئے یہ حدیث اس کی کچھ تفصیل بتاتی ہے)۔ یہ مکرر حدیث ہے۔ اس موقع پر پیش آنے والی اہم باتوں کے لیے دیکھیں حدیث ۱۱۶۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۱۷: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا، ابو بکرؓ۔ میں نے پوچھا، ان کے بعد کون بہتر ہیں؟

Siddiqui Publications

فرمایا، عمرؓ۔ پھر مجھے خیال ہوا کہ اس کے بعد عثمانؓ ہی ہوں گے۔ چناں چہ میں نے پوچھا، اور آپ؟ میرے والد نے جواب دیا، میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔ راوی: محمد بن حنفیہؒ۔

حدیث ۳۴۱۸: (ایک سفر کے دوران حضرتہ عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا۔ اس کی تلاش میں ایک جگہ رکنا پڑا۔ یہاں پر پانی نہ ملنے کے سبب تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ تاہم چلنے کے لیے جب اونٹ اٹھا تو اس کے نیچے سے وہ ہار پایا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۵۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۱۹: ارشادِ رسول ہے کہ "میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو۔ اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو میرے اصحابؓ کے ایک مد یا آدھے کے برابر بھی (ثواب کو) نہیں پہنچ سکتا"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۴۲۰: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): میں اپنے گھر سے وضو کر کے نکلا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپؐ بیر اریس کے چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ میں باہر دربان کی صورت دروازے پر بیٹھ گیا۔ پہلے حضرت ابو بکرؓ آئے۔ میں نے اندر جا کر حضورؐ سے عرض کیا کہ ابو بکرؓ آئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں نے یہ بات ابو بکرؓ کو بتائی۔ وہ اندر آکر حضورؐ کے پاس چبوترے پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ میں نے اندر جا کر حضورؐ سے عرض کیا کہ عمرؓ آئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں نے یہ بات عمرؓ کو بتائی۔ وہ بھی اندر آکر حضورؐ کے پاس چبوترے پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے۔ میں نے اندر جا کر حضورؐ سے عرض کیا کہ عثمانؓ آئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دو اور پھر فرمایا ان پر ایک مصیبت بھی آئے گی۔ میں نے یہ بات عثمانؓ کو بتائی۔ وہ بھی اندر آکر دوسروں کے ساتھ حضورؐ کے پاس چبوترے پر بیٹھ گئے۔۔۔ (بعد میں میرے ساتھی سعید بن مسیبؒ نے اس تمام صورت کی تاویل ان حضرات کی قبروں سے لی)۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۳۴۲۱: ایک روز نبی کریمؐ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ کوہ اُحد پر چڑھے۔ اچانک پہاڑ ان کے ساتھ (مسرت سے) جھومنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا، " اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۲۲: (آنحضرتؐ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے متعلق ایک خواب دیکھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۸۴ اور حدیث ۳۴۱۳۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۲۳: میں کچھ لوگوں میں کھڑا حضرت عمرؓ کے جنازے پر دعا کر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا (اے عمر!) اللہ تم پر رحم کرے، میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ " میں، ابو بکر اور عمر فلاں جگہ گئے"۔ چناں چہ میں تو امید کرتا تھا کہ خدائے تعالیٰ تمھیں ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔۔۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے جنھوں نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۴۲۴: میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے دریافت کیا کہ وہ کون سی سخت ترین بات تھی جو مشرکین نے رسول اللہ کے ساتھ کی؟ انھوں نے فرمایا، "میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ اُس وقت آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ اپنی چادر حضورؐ کی گردنِ مبارک میں ڈال کر آپؐ کا گلا گھونٹنے لگا تھا کہ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آ گئے۔ اور آ کر اس کو آپؐ سے دور کیا اور پھر کہا، " کیا تم ایسے شخص کو مارے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب، اللہ تعالیٰ ہے، اور وہ تمھارے پاس اپنے رب کی طرف سے معجزے بھی لا چکا ہے "؟ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۳۴۲۵، ۳۴۲۶: نبی معظمؐ نے فرمایا، "میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو جنت میں جاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ابو طلحہ کی بیوی رمیصا کو دیکھا۔ پھر میں نے قدموں کی چاپ سنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا یہ بلال ہیں۔ وہاں میں نے ایک محل بھی دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی (وضو کر رہی) تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ ایک نے کہا عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اندر جا کر محل کو دیکھوں لیکن پھر مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی"۔۔۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! کیا میں آپؐ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا؟ راویان: جابر بن عبداللہؓ اور ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۲۱)۔

حدیث ۳۴۲۷: رسول معظمؐ نے فرمایا، " میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دودھ پیا، پھر میں نے دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا جس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر میں نے (بچا ہوا دودھ) عمر کو دے دیا"۔۔۔ لوگوں نے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ آپؐ نے فرمایا، علم۔ راوی: حمزہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۲۸: (آنحضرتؐ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے متعلق ایک خواب دیکھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۸۴، ۳۴۱۳ اور ۳۴۲۲۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۲۹: (حضرت عمرؓ آنحضورؐ سے ملنے پہنچے تو عورتیں بیٹھی زور زور سے باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز سنی تو عورتیں اٹھ کر پردے میں چلی گئیں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ اور حضرت عمرؓ کے درمیان دلچسپ گفتگو ہوئی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۷۱۔ راوی: سعد بن ابی وقاصؓ۔

حدیث ۳۴۳۰: جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہیں اس وقت سے ہم برابر کامیاب اور غالب رہے ہیں۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث ۳۴۳۱: (حضرت عمرؓ کے انتقال پر حضرت علیؓ کا فرمانا): یہ حدیث مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۳۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۴۳۲: (حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں آنحضور کا اُحد کے پہاڑ پر ایک تبصرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۱۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۴۳۳: رسول اکرمؐ کے وصال کے بعد میں نے کبھی کسی کو حضرت عمرؓ سے زیادہ صالح اور سخی نہیں دیکھا۔ یہ تمام خوبیاں حضرت عمرؓ پر ختم تھیں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۳۴: ایک شخص نے قیامت کے بارے میں آنحضورؐ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا سامان تیار کیا؟ اس نے کہا میں نے بجز اس کے کوئی تیاری نہیں کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس کو تم دوست رکھتے ہو"۔ ہم سب یہ سن کر بہت مسرور ہوئے۔۔۔ میں نبی مکرمؐ کے علاوہ حضرت عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ہمراہ ہوں گا، اگرچہ میں نے ان حضرات جیسے اعمال نہیں کیے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۴۳۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہوا تو وہ عمرؓ ہوں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۴۳۶: (آنحضورؐ نے بکریوں، چرواہے اور بھیڑیے کی تمثیل دے کر قیامت کی تیاری کی نصیحت فرمائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۱۲۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۴۳۷: رسول معظمؐ نے فرمایا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جارہا ہے جو کرتے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ پھر عمر کو میرے سامنے کو لایا گیا۔ انھوں نے اتنا لمبا کرتا پہنا ہوا تھا کہ وہ زمین پر گھسٹ رہا تھا"۔۔۔ صحابہؓ نے عرض کیا، آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ فرمایا، دین اسلام۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۳۸: جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو انھوں نے تکلیف کا اظہار کیا۔ اس پر ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نبی مکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ جب حضورؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ آپ سے بہت خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے۔ اور جب وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے بہت خوش تھے۔ پھر آپ نے ایام خلافت میں صحابہؓ کے ساتھ وقت گذارا۔ ان کے ساتھ بھی یہ صحبت بہت خوب رہی۔ اب اگر آپ ان سے جدا ہوتے ہیں تو وہ بھی آپ سے راضی ہیں۔ (پھر آپ اس قدر افسردہ کیوں؟)۔ انھوں نے جواب دیا، تم نے رسول اللہ اور ابو بکرؓ کی صحبتوں کا ذکر کیا، وہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اور اب جو تم مجھے پریشان دیکھ رہے ہو وہ تمھارے دوستوں کے سبب ہے (ڈرتا ہوں کہ تم لوگ فتنوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ)۔ خدا کی قسم! میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اسے قربان کر دیتا، اس سے پہلے کہ میں اس صورتحال کو دیکھوں۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۳۴۳۹: (راوی مدینہ منورۃ کے ایک باغ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ ان کی موجودگی میں حضرت ابو بکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمان یکے بعد دیگرے پہنچے۔ اس موقع پر ان حضرات کو نبی مکرمؐ نے راوی کے توسط سے جنت کی بشارت دی تھی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۰۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۳۴۴۰: ہم رسول مکرمؐ کے ساتھ (چل رہے) تھے۔ آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا۔ راوی: عبد اللہ بن ہشامؓ۔

حدیث ۳۴۴۱: (ابو موسیٰؓ مدینہ منورۃ کے ایک باغ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ ان کی موجودگی میں حضرت ابو بکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمان یکے بعد دیگرے پہنچے۔ اس موقع پر ان حضرات کو نبی مکرمؐ نے ان کے توسط سے جنت کی بشارت دی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۰۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۳۴۴۲: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): حضرت عثمانؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی۔ آپؐ پر قرآن نازل ہونے پر بھی ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے حضورؐ سے بیعت کی ہے اور آپؐ کی صحبت بھی اٹھائی ہے۔ میں نے آپؐ کی کبھی نافرمانی بھی نہیں کی۔ آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو مانا اور ان لوگوں کی صحبت بھی اٹھائی ہے۔ ان کے بعد اب مجھے خلیفہ بنایا گیا ہے تو کیا

Siddiqui Publications

اب میرا یہ حق نہیں بنتا کہ میں اس منصب پر کام کروں؟ پھر انھوں نے اپنے بھائی ولید کے لیے (جو اس وقت فتنہ پھیلا رہے تھے) حضرت علیؓ کو بلوایا اور حکم دیا کہ اس کو ۸۰ درے لگائے جائیں۔ چناں چہ انھوں نے ولید کو ۸۰ درے لگوائے۔ راوی: عدی بن خیار۔

حدیث ۳۴۴۳: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم لوگوں (یعنی صحابہؓ) کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے۔ ہم، پہلے ابو بکرؓ کو ترجیح دیتے، پھر عمرؓ بن خطاب کو اور پھر عثمان بن عفانؓ کو۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۰۵)۔

حدیث ۳۴۴۴: (یہ ایک طویل حدیث ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ): حج کا موقع تھا، اور مصر سے آئے ہوئے ایک شخص نے ابن عمرؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کے جنگ بدر، جنگ اُحد اور بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے پر اعتراض اٹھایا۔ ابن عمرؓ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے اسے بتایا کہ جنگ بدر کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی اہلیہ حضرتہ رقیہؓ شدید بیمار پڑ گئی تھیں۔ اس کے لیے خود آنحضرتؐ نے ان کی نگہداشت کا حکم فرمایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ "عثمان کو جہاد کا ثواب اور مال غنیمت بھی پورا ملے گا"۔۔۔ جنگ اُحد کے لیے تو خدا نے ان کو معاف کر دیا۔۔۔ بیعت رضوان میں شرکت کا سبب یہ ہے کہ نبی مکرمؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ روانہ کرنے کے لیے خود منتخب کیا تھا۔ اور اسی وجہ سے بیعت کے موقع پر حضورؐ کا، اپنے دائیں ہاتھ کو اٹھاتے ہوئے، فرمانا تھا کہ "یہ عثمان کا ہاتھ ہے، اور یہ عثمان کی بیعت ہے"۔ راوی: عثمان بن موہب۔

حدیث ۳۴۴۵: (حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں آنحضور کا اُحد کے پہاڑ پر ایک تبصرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۱۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۴۴۶: (یہ حدیث حضرت عمرؓ کی شہادت کے واقعے کو بہت تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے):

- شہادت سے چار دن پہلے حضرت عمرؓ نے خراج کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو اہل عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا خوشحال کر دوں گا کہ میرے بعد وہ کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ لیکن آپ شہید کر دیے گئے۔
- آپ نے ایک نماز کی امامت کے لیے بڑھنے سے پہلے حسب معمول لوگوں کو صف درست کرنے کی تلقین فرمائی۔ پھر جیسے ہی آپ نے نماز کے لیے تکبیر کہی ایک شخص بڑھا اور اس نے دو دھاری خنجر سے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ جب وہ واپسی کے لیے مڑا تو اپنے آپ کو لوگوں سے بچانے کے لیے ان پر بھی حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ۱۳ لوگوں کو زخمی کر ڈالا۔ ان میں سے ۷ حضرات نے دم توڑ دیا۔

Siddiqui Publications

- اس موقع پر حضرت عمرؓ نے امامت کے لیے عبد الرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھایا۔ انھوں نے جلد جلد نماز کی تکمیل کی۔
- نماز مکمل ہونے پر حملہ آور کی تلاش کی گئی۔ اس نے اسی خنجر سے اپنے آپ کو بھی ختم کر لیا تھا۔ یہ مغیرہ کا غلام تھا اور پیشے سے ایک کاریگر تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، "خدا اس کو غارت کرے، میں نے تو صرف اس کو ایک مناسب بات بتائی تھی۔۔۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے کے ہاتھ پر نہیں رکھی جو اسلام کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرتا ہو"۔
- حضرت عمرؓ کو گھر لایا گیا۔ چھواروں کے پانی سے زخموں کو دھویا گیا۔ آپ کو کھلانے پلانے کی بھی کوشش کی گئی لیکن اُس وقت آپ کا پیٹ کوئی چیز بھی قبول نہیں کر پا رہا تھا۔ آخر کار آپ نے جام شہادت ہی نوش فرمایا۔
- شہادت سے پہلے آپ نے اپنے بیٹے عبد اللہؓ کو اپنا قرض ادا کرنے کے لیے ہدایات دیں۔ آپ پر تقریباً ۸۶۰۰۰ کا قرض تھا۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ اس قرض کو میرا بیٹا ادا کرے۔ اگر نا کافی ہو تو بنی عدی بن کعب سے یا پھر قریش سے مدد لی جائے۔
- پھر آپ نے فرمایا، "ام المؤمنین حضرتہ عائشہؓ کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے۔ امیر المؤمنین نہ کہنا کیوں کہ میں اب امیر نہ رہا۔ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ سے اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ (یعنی نبی مکرمؐ اور ابو بکرؓ) کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ اگر وہ واپس کر دیں تو مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا"۔ حضرتہ عائشہؓ نے فرمایا، "اس جگہ کو میں نے اپنے لیے اٹھار کھا تھا مگر اب میں اپنی ذات کو ان پر ترجیح دیتی ہوں"۔ اجازت ملنے پر حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔
- لوگوں نے عرض کیا، "امیر المؤمنین! کس کو خلیفہ بنائیں؟ اور کچھ وصیت فرمائیں"۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا، "میرے نزدیک اُن لوگوں سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے رسول اللہ راضی تھے"۔ پھر آپ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ، اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے نام لیے۔ اور فرمایا کہ "عبد اللہ بن عمر تمھارے پاس حاضر رہیں گے لیکن ان کا خلافت میں کوئی حصہ نہ ہو گا"۔ وصیت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، "میرے بعد جو بھی خلیفہ بنے وہ مہاجرین کا اول حق سمجھے۔ ان کی عزت اور نگہداشت کرے۔ اُس کو انصار کے ساتھ بھلائی، نیز تمام شہروں کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ ضروریات سے زیادہ رکھنے والوں سے مال وصول کر کے فقرا میں تقسیم کرے"۔

- حضرت عمرؓ کی تدفین کے عمل کے بعد تمام خلافت کے مستحق افراد ایک جگہ جمع ہو گئے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے تجویز دی کہ خلافت کے لیے پہلے صرف تین حضرات کا انتخاب کیا جائے۔ اور پھر یہ معاملہ ان پر چھوڑ دیا جائے۔ چناں چہ زبیر بن عوامؓ نے اپنا حق حضرت علیؓ کے لیے، حضرت طلحہؓ نے حضرت عثمانؓ کے لیے، اور سعدؓ نے اپنا حق عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے لیے دیا۔ پھر فوراً بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ جب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے سکوت اختیار کر لیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا تم لوگ مناسب سمجھو تو تم دونوں میں سے جو افضل ہے اس کو میں منتخب کر دوں۔ دونوں نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ انھوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں فیصلہ دیا۔ اسے حضرت علیؓ نے بخوشی قبول کر لیا۔
- حضرت عثمانؓ سے، پہلے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اور پھر حضرت علیؓ نے اور پھر تمام مدینہ والوں نے بیعت کی۔ راوی: عمرو بن میمونؒ۔

حدیث ۳۴۴۷، ۳۴۴۸: (جنگ خیبر کے موقع پر) آنحضرتؐ نے فرمایا، "کل میں یہ جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ رات کو لوگ سوچتے رہے کہ یہ کس کو ملے گا۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور انھیں بلا لاؤ۔ جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کی دونوں آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل صحتمند ہو گئے۔ آپؐ نے انھیں جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کہا میں دشمن سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا، ٹھہرو! جب تم جنگ کے میدان میں پہنچو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دینا اور خدا کے حق سے انھیں مطلع کرنا۔ کیوں کہ اگر تمھاری تبلیغ سے ہی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ہدایت دے دے تو وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ راویان: سہل بن سعدؓ اور حضرت سلمہؓ۔

حدیث ۳۴۴۹: سہل بن سعدؓ سے کسی نے شکایتاً کہا کہ کوئی حضرت علیؓ کو ابو تراب کہتا ہے۔ وہ ہنسے اور بتایا کہ یہ نام تو خود نبی مکرمؐ نے انھیں دیا ہے۔ پھر اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ایک روز حضرت علیؓ، حضرتہ فاطمہؓ کے پاس گئے اور پھر باہر مسجد جا کر لیٹ گئے۔

Siddiqui Publications

آنحضرتؐ، حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے اور حضرت علیؓ کا پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ وہ باہر مسجد میں ہیں۔ وہاں آپؐ نے دیکھا کہ (وہ سو رہے ہیں اور) ان کی چادر پیٹھ سے سرک گئی ہے اور ان کی پیٹھ پر مٹی ہی مٹی تھی۔ آپؐ نے مٹی پوچھتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا، "اے ابو تراب! اب اٹھ بیٹھو"۔ راوی: ابو حازمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۶)۔

حدیث ۳۴۵۰: ایک شخص ابن عمرؓ کے پاس پہنچا اوران سے پہلے حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ کے متعلق پوچھا۔ انھوں نے ان حضرات کی تمام خوبیاں بیان کر دیں۔ (غالباً اس کے چہرے کے تاثرات بہتر نہیں تھے لہٰذا) انھوں نے اس شخص سے پوچھا کیا تجھے یہ سب باتیں اچھی نہیں لگیں؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل وخوار کرے۔ راوی: سعد بن عبیدہؒ۔

حدیث ۳۴۵۱: (آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر، پڑھنے کا وظیفہ بتایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۹۰۰۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۳۴۵۲: سعد بن ابی وقاصؓ کا کہنا ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ پر ہو جس درجہ پر ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے؟ راوی: سعد ابراھیمؒ۔

حدیث ۳۴۵۳: حضرت علیؓ نے فرمایا "تم لوگ جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اسی طرح کیا کرو کیوں کہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا۔ سب لوگ متفق اور ایک جماعت بن جاؤ"۔ راوی: عبیدہؒ۔

حدیث ۳۴۵۴: میرے بہت حدیثیں بیان کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں ہر وقت لگا رہتا۔ نان، لباس فاخرہ اور لونڈی میرے پاس نہ تھے۔ بلکہ میں اکثر بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا۔ بعض آیتوں کے معنی مجھے معلوم بھی ہوتے تب بھی میں صحابہ کرامؓ سے پوچھتا، تاکہ وہ مجھے گھر لے جا کر کچھ کھلا دیں۔ جعفر بن ابی طالبؓ مساکین کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والوں میں سے تھے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۴۵۵: ابن عمرؓ جب جعفرؓ کے بیٹے کو مخاطب کرتے تو "السلام علیک یا ابن ذی الجناحین" کہتے۔ راوی: اسماعیل بن ابی خالد شعبیؒ۔

حدیث ۳۴۵۶: (وسیلہ سے حضرت عمرؓ کا بارش کے لیے دعا مانگنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۵۴۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۵۷: حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہمارے رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمدؐ اس مال میں سے کھا سکتے ہیں لیکن ان کو یہ اختیار نہیں کہ کھانے سے زیادہ لیں"۔ چناں چہ صدقات کی جو حالت حضورؐ کے زمانے میں تھی میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نبی مکرمؐ کی خوشنودی، آپؐ کے اہل بیت کی خدمت اور محبت میں سمجھو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۵۸: ارشاد نبیؐ ہے کہ "فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا"۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۳۴۵۹: (آنحضرتؐ کے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے حضرت فاطمہؓ کو کچھ فرمانا۔ اور اس بات پر آپ کا پہلے رو دینا اور پھر ہنس پڑنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۷۶، ۳۳۷۷۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۶۰ تا ۳۴۶۲: ایک بار حضرت عثمانؓ کو اس قدر نکسیر پھوٹی کہ ان کو حج سے رکنا پڑا۔ آپ نے وصیت بھی کر دی۔ اس موقع پر آپ کے پاس ایک شخص پہنچا اور خلیفہ مقرر کرنے کی تجویز دی۔ آپ نے اس سے پوچھا، میں کس کو خلیفہ مقرر کروں؟ اس نے کہا میری رائے ہے کہ زبیرؓ کو خلیفہ بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا، "میرے علم میں بھی زبیرؓ سب سے بہتر ہیں۔ سرور عالمؐ کو بھی وہ بہت محبوب تھے۔ حدیث ۳۴۶۲ میں جابرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ "ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں۔ زبیر میرے حواری ہیں"۔ راویان: ہشام بن عروہؓ اور جابرؓ۔

حدیث ۳۴۶۳: جنگ احزاب کے موقع پر میں نے اور عمر بن ابی سلمہؓ نے عورتوں کی حفاظت کی۔ میں نے اپنے والد زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ دو تین مرتبہ قریظہ کی طرف آمد و رفت کرتے رہے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو کہا کہ "یہ میرے لیے نبی معظمؐ کی طرف سے حکم تھا"۔ راوی "عبد اللہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۳۴۶۴: صحابہ کرامؓ نے جنگ یرموک میں حضرت زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے ہم آپ کے ساتھ ہیں؟ جب زبیرؓ نے حملہ کیا تو ان کے شانے پر دو زخم لگے۔ ان دونوں زخموں کے درمیان وہ زخم بھی تھا جو بدر کے دن ان کو لگا تھا۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۳۴۶۵: ایک زمانے میں حضورؐ نے خود (اُحد کے) میدانِ جنگ میں شرکت کی تھی تو بجز طلحہؓ اور سعدؓ کے آپؐ کے ساتھ کوئی ہم رکاب باقی نہ رہا تھا۔ راوی: ابو عثمانؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۶۶: قیس بن ابی حازمؒ کہتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو بے کار و شل دیکھا۔(اُحد کی جنگ میں)انھوں نے آنحضرتؐ کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔راوی:مسدد خالد بن ابی خالدؒ۔

حدیث ۳۴۶۷: سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعدؓ سے سنا کہ اُحد کی جنگ میں آنحضرتؐ نے ان کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمادیا تھا۔(یعنی حضورؐ نے سعدؓ کو اپنے والدین کا واسطہ دیتے ہوئے حکم فرمایا تھا کہ تیر چلائے جا)۔راوی:محمد بن مثنیٰؒ۔

حدیث ۳۴۶۸،۳۴۶۹: سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں(حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد) تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا۔راوی:سعید بن مسیبؒ۔

حدیث ۳۴۷۰: حضرت علیؓ نے ابوجہل کی لڑکی سے منگنی کرلی۔جب حضرت فاطمہؓ نے یہ خبر سنی تو آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کی شکایت کی۔نبی مکرمؐ نے پہلے تشہد پڑھا اور پھر فرمایا،فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ اس کو کوئی صدمہ پہنچے۔خدا کی قسم اللہ کے نبی کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔پس حضرت علیؓ نے یہ منگنی توڑ دی۔راوی:مسور بن مخرمہؓ۔(دیکھیں حدیث ۳۴۵۸)۔

حدیث ۳۴۷۱: رسول اکرمؐ نے ایک لشکر کو جمع کیا اور اس کا سردار اسامہ بن زیدؓ کو بنایا۔بعض لوگوں نے اس پر طنز کیا۔آپؐ نے فرمایا،"تم لوگ ان کے باپ کی سرداری پر بھی طنز کرتے تھے لیکن میری نظر میں وہ بھی سرداری کے لائق تھے اور اسامہ بھی مجھے محبوب ہیں"۔راوی:عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۷۲: ایک بار آنحضرتؐ نے مجھے بتایا کہ اسامہ بن زیدؓ اور زید بن حارثہؓ(بیٹے اور باپ) دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ایک قیافہ شناس آیا اور کہنے لگا یہ دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔۔۔اور حضورؐ اس کی قیافہ شناسی سے خوش ہوئے۔راوی:حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۷۳: بنی مخزوم میں ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کہ کوئی ہے جو رسول مکرمؐ سے اس بارے میں بات کرے؟کسی میں جرأت نہیں ہوئی تو اسامہ بن زیدؓ نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔حضورؐ نے فرمایا کہ "بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کو معاف کردیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔۔۔مگر فاطمہ سے بھی یہ فعل سرزد ہوجائے میں یقیناً اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا"۔راوی:حضرت عائشہؓ۔

Siddiqi Publications

حدیث ۳۴۷۴: ابن عمرؓ نے ایک روز مسجد میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو اپنے کپڑے مسجد کے ایک کونے میں پھیلا رہا تھا۔ تو فرمایا، اگر یہ میرے پاس ہوتا تو اسے نصیحت کرتا۔ کسی نے انھیں بتایا کہ یہ محمد بن اسامہؓ ہیں۔ اس پر وہ زمین کریدنے لگے اور کہا اگر رسول اکرمؐ اسے دیکھتے تو یقیناً محبوب سمجھتے۔ راوی: عبد اللہ بن دینارؓ۔

حدیث ۳۴۷۵: نبی معظمؐ، حسنؓ کو اور مجھے گود میں لیتے اور فرماتے، "اے اللہ! میں دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر"۔۔۔ میں ابن عمرؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ حجاج بن ایمنؓ نے آکر نماز پڑھی۔ انھوں نے رکوع و سجود درست طور سے ادا نہیں کیے تھے تو ابن عمرؓ نے انھیں نماز دہرانے کے لیے کہا۔ جب حجاجؓ مسجد سے روانہ ہوئے تو مجھ سے پوچھا، یہ کون تھے؟ میں نے بتایا کہ یہ حجاج بن ایمنؓ تھے۔ تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر آنحضرتؐ اس کو دیکھتے تو اس کو دوست رکھتے۔ (امّ ایمن نبی اکرمؐ کی گود کھلائی تھیں)۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۳۴۷۶: جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول کریمؐ سے بیان کیا کرتا۔ میں نوجوانی میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔ ایک بار، میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے۔ یہ جگہ خانے دار اور پیچدار تھی اور اس میں کچھ لوگ موجود تھے۔ ان کو پہچان کر میں اعوذ باللہ من النّار پڑھنے لگا۔ مجھے خوفزدہ دیکھ کر ایک فرشتے نے کہا کہ گھبراؤ نہیں۔۔۔ میں نے یہ خواب حضرتہ حفصہؓ کو سنایا تو انھوں نے آنحضورؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا، "عبد اللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات کی نفل نماز (تہجد) پڑھا کرتا"۔ (سالمؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد عبد اللہؓ بہت کم سونے لگے)۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵۴)۔

حدیث ۳۴۷۷: میری بہن حضرتہ حفصہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے میرے بارے میں فرمایا کہ "عبد اللہ اچھا آدمی ہے"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۷۸، ۳۴۷۹: میں ملک شام پہنچا۔ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی کہ یہاں کوئی اچھا ہم نشین مل جائے۔ ایک بزرگ ملے، معلوم کیا تو وہ ابو درداءؓ تھے۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ انھوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ اور حذیفہؓ کے بارے میں دریافت کیا اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ، نبی مکرمؐ کی جوتیاں، تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتے تھے۔ وہ سورۃ الیل نہایت عمدگی سے پڑھتے تھے۔ اور حذیفہؓ کے لیے کہا کہ یہ وہ شخص ہیں کہ جن کو اللہ نے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے۔ راویان: علقمہؓ، ابراھیم نخعی۔

حدیث ۳۴۸۰: فرمان نبیؐ ہے کہ "ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں"۔ راوی؛ انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۴۸۱: آنحضرتؐ نے اہل نجران سے فرمایا تھا کہ میں تمھارے ہاں ایسا شخص حاکم بنا کر بھیجوں گا جو امین ہوگا۔ پھر آپؐ نے ابو عبیدہؓ کو حاکم بنا کر بھیجا۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۳۴۸۲: میں نے آنحضورؐ کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حسنؓ آپؐ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپؐ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تو کبھی حسنؓ کی طرف، اور فرماتے جاتے یہ میرا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان صلح کرادے۔ راوی: ابو بکرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۸۰)۔

حدیث ۳۴۸۳: (نبی اکرمؐ کی حسنؓ اور اسامہؓ کے لیے دعا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۷۵۔ راوی: اسامہؓ۔

حدیث ۳۴۸۴: جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا اور طشت میں رکھا گیا تو وہ آپ کی صورت کی تضحیک کرنے لگا۔ میں نے اس سے کہا حسینؓ، رسول مکرمؐ سے بہت مشابہ تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۴۸۵: میں نے رسول اکرمؐ کو اس حال میں دیکھا کہ حسنؓ آپؐ کے کاندھے پر تھے اور آپؐ ان کے لیے دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۳۴۸۶: میں نے حضرت ابو بکرؓ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ نے حسنؓ کو گود میں اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے کہ تم علیؓ سے نہیں آنحضرتؐ سے مشابہ ہو۔ اور حضرت علیؓ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث ۳۴۸۷: حضرت ابو بکرؓ کا فرمانا ہے کہ "رسول اللہ کی خوشنودی آپؐ کے اہل بیت کی خدمت اور محبت میں پوشیدہ و مضمر سمجھو"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۴۸۸: رسول معظمؐ سے مشابہ، حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی اور نہ تھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۴۸۹: عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ کوئی حالتِ احرام میں کسی مکھی کو مار ڈالے تو کیا؟۔۔۔ دراصل یہ عراقی مکھی کے قتل کا مسئلہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ (اب کیا کہا جائے!) ان لوگوں نے تو رسول اللہ کے نواسے حسینؓ کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ آنحضورؐ کا ارشاد تھا کہ "یہ دونوں میرے پھول ہیں"۔ راوی: ابن ابی النعمؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۹۰: حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور انھوں نے ہمارے سردار بلالؓ کو آزاد کیا ہے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۴۹۱: حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دور میں بلالؓ سے کہا کہ تم میرے ساتھ رہو اور مستقل اذان کہتے رہو۔ بلالؓ نے کہا، اگر آپ نے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے پاس رکھ لیجیے۔ اور اگر آپ نے اللہ کی خوشنودی کے لیے خریدا ہے تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجیے اور خدا کے لیے ہی عمل کرنے دیجیے۔ راوی: قیس بن حازمؓ۔

حدیث ۳۴۹۲: نبی مکرمؐ نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا، "اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما"۔ ایک اور روایت ہے کہ "اے اللہ! اس کو قرآن کا علم عطا فرما"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۴۹۳: آنحضرتؐ نے (جنگ موتہ کے موقع پر بہ طور پیش گوئی) یہ فرمایا تھا کہ "زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کر دیا گیا، پھر عَلم کو جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا، پھر ابن رواحہ نے جھنڈے کو لیا اور وہ بھی مارا گیا"۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر فرمایا، "اس کے بعد عَلم کو اُس شخص نے لیا جو اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (یعنی خالد بن ولیدؓ، سیف اللہ) ہے، یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۴۹۴،۳۴۹۵: عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے جب عبد اللہ بن مسعودؓ کا تذکرہ کیا گیا تو انھوں نے ان کے لیے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جنھیں میں برابر اُس وقت سے دوست رکھتا ہوں جب سے آنحضورؐ کا فرمانا تھا کہ "قرآن چار شخصوں سے پڑھو۔۔۔ عبد اللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل"۔ راوی: مسروقؓ۔

حدیث ۳۴۹۶: (ابو درداءؓ کا عبد اللہ بن مسعودؓ اور حذیفہؓ کے لیے تبصرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۷۸،۳۴۷۹۔ راوی: علقمہؓ۔

حدیث ۳۴۹۷: حذیفہؓ کا کہنا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ (صحابہ کرامؓ میں) رسول اکرمؐ کی صورت اور سیرت کے لحاظ سے امّ عبد (عبد اللہ بن مسعودؓ) سے کوئی قریب تر ہیں۔ راوی: عبد الرحمٰن بن زیدؓ۔

حدیث ۳۴۹۸: میں اور میرا بھائی یمن سے مدینہ پہنچے اور ایک عرصے تک قیام کیا۔ ہم ہمیشہ یہی خیال کرتے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انھیں اور ان کی والدہ کو نبی مکرمؐ کے پاس کثرت سے آتے ہوئے دیکھا کرتے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۹۹، ۳۵۰۰: امیر معاویہؓ نے عشا کے بعد ایک رکعت بہ طور وتر ادا کیا۔ ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام نے جب اس کا تذکرہ ابن عباسؓ سے کیا تو انھوں نے فرمایا، "اُن کو کچھ نہ کہو وہ رسول معظمؐ کی صحبت میں رہے ہوئے ہیں"۔ دوسری حدیث کے الفاظ ہیں، "وہ خود فقیہ ہیں"۔ راوی: ابن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۳۵۰۱: ہم نے آنحضورؐ کی صحبت میں رہنے پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھی ہو۔ بلکہ آپؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ راوی: معاویہؓ۔

حدیث ۳۵۰۲: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ "فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا"۔ راوی: مسور ابن مخرمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۵۸)۔

حدیث ۳۵۰۳: ایک روز نبی کریمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ جبرئیلؑ تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب میں کہا "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ"، اور کہا، یارسول اللہ آپ وہ باتیں دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۰۴، ۳۵۰۵: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ "مردوں میں سے تو بہت سے مرد کامل ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئی ہیں۔ اور عائشہ کی بزرگی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر"۔ راویان: موسیٰ اشعریؓ اور انس بن مالکؓ۔ (شوربہ میں بھیگی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۵۰۶: حضرتہ عائشہؓ شدید بیمار پڑ گئیں تو ابن عباسؓ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ "اے امّ المؤمنین! آپ سچے ہر اول (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے پاس جارہی ہیں۔ راوی: قاسم بن محمدؒ۔

حدیث ۳۵۰۷: جب حضرت علیؓ نے عمارؓ اور حسنؓ کو کوفہ روانہ کیا، تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد لے لیے آمادہ کریں، تو عمارؓ نے اپنے خطبے میں بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقیناً حضرتہ عائشہؓ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں آخری بیوی ہیں لیکن خدا نے تمھاری آزمائش کی ہے کہ تم حضرت علیؓ کی اتباع کرتے ہو یا حضرتہ عائشہؓ کی پیروی کرتے ہو۔ راوی: ابو وائلؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۰۸: میں نے ایک بار اپنی بہن اسماء سے عاریتاً ایک ہار لے کر پہنا اور سفر پر روانہ ہوئی۔ دوران سفر وہ گم ہو گیا تو آنحضورؐ نے اس ہار کے ڈھونڈنے کے لیے اپنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اس اثنا میں نماز کا وقت آ گیا۔ میں نے وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر اس بات کی شکایت بھی کر دی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ چناں چہ اسید بن حضیرؓ نے کہا، اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے کہ جو بات آپ کو پیش آتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے آپ کو بری کر دیتا ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لیے برکت بھی عطا فرما دیتا ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۲۵)۔

حدیث ۳۵۰۹: رسول معظمؐ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو اپنی بیویوں سے روزانہ فرماتے، "کل کو میں کہاں ہوں گا"؟ "کل کو میں کہاں ہوں گا"؟ لیکن جب میرے پاس رہنے کا دن آیا تو آنحضرتؐ کو سکون آ گیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۱۰: لوگ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنے ہدیے اُس وقت پیش کرتے جب آپؐ حضرتہ عائشہؓ کے پاس ہوتے۔ ایک دن تمام بیویاں امّ سلمہؓ کے پاس جمع ہوئیں اور کہا کہ جس طرح عائشہؓ کو مال کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہمیں بھی ہوتی ہے۔ اور پھر امّ سلمہؓ سے کہا کہ آپ جا کر ہماری طرف سے کہیں کہ نبی اکرمؐ جہاں بھی ہوا کریں وہیں لوگ ہدیے پیش کیا کریں۔ چناں چہ امّ سلمہ نے حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر سب کا پیغام پہنچایا۔ آپؐ نے پہلے تو اس بات کا جواب دینے سے اعراض کیا لیکن جب اصرار کیا گیا تو حضورؐ نے فرمایا، "مجھے اذیت مت دو۔ بخدا میرے پاس کسی بیوی کے لحاف میں وحی نہیں آئی مگر عائشہ کے لحاف میں جبرئیلؑ وحی لے کر آتے ہیں"۔ راوی: عروہؓ۔

Siddiqui Publications